27

قوم کی عزت ہزاروں اور لاکھوں جانوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے

(فرمودہ یکم اگست 1947ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''انفرادی اور اجتماعی کاموں میں ایک فرق ہوتا ہے۔ اجتماعی کام باہمی مشق اور تنظیم کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن انفرادی کاموں میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہوتی۔ آجکل کے فتنوں کے زمانہ میں اجتماعی کاموں کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور اجتماعی کام کرنے کی روح پیدا کرنے کی ضرورت بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ لیکن مجھے نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت نے پورے طور پر اِس طرف توجہ نہیں کی اور نہ ہی پوری طرح اِس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ خدام الاحمدیہ کی جماعت اِسی غرض کے لئے بنائی گئی تھی اور انصاراللہ کی جماعت بھی اِسی غرض کے لئے بنائی گئی تھی کہ انفرادی اہلیت کے علاوہ اجتماعی کاموں کے کرنے کی اہلیت بھی جماعت کے اندر پیدا ہو جائے۔ مگر مجھے نہایت افسوس اور ندامت کے ساتھ اُس واقعہ کا ذکر کرنا پڑتا ہے جو پچھلے جمعہ کو رونما ہوا اور جس میں جماعت کے درجنوں آدمیوں نے نہایت شرمناک نظارہ دکھایا۔ ایسا شرمناک کہ اگر اُس فعل کو جماعتی فعل سمجھا جائے تو ہر احمدی اُس سے شرمندگی محسوس کرے گا۔ شکر ہے کہ یہ جماعتی فعل نہیں۔ اس کے نتیجہ میں جو اطلاعات اردگرد کے دیہات سے آ رہی ہیں اور جو باتیں ہم نے سُنی ہیں وہ ایسی تکلیف دِہ ہیں کہ اُنہیں سن کر پسینہ آ جاتا ہے۔ قادیان کے اردگرد کے گاؤں میں رہنے والے لوگ ہنستے ہیں اور مذاق اور طعنہ کے رنگ میں کہتے ہیں کہ یہ وہ جماعت ہے جو ساری دنیا کو فتح کرنے کے دعوے کیا کرتی ہے؟ مجھے یہاں کی

ایک ہندو عورت کی گفتگو پہنچی ہے۔ اُس نے ہماری عورتوں سے کہا کہ جب چھت گرنے سے دھماکا ہوا اور شور برپا ہو گیا تو پہلے ہم اپنے گھروں میں گُھس گئے اور ہمارے مردوں نے دروازے بند کر کے ہاتھوں میں سونٹے پکڑ لئے۔ یہ سمجھ کر کہ میرزائیوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ مگر اِس کے بعد جب اُنہوں نے کواڑوں کے سوراخوں میں سے دیکھا تو کہا کہ میرزائی تو آپ بھاگتے جارہے ہیں، اُنہوں نے کسی پر کیا حملہ کرنا ہے۔ اب بھاگنے والے تو چند آدمی تھے۔ مگر وہ منافق یا بزدل اپنا نام نہیں بتائیں گے۔ اُن کی منافقت یا بزدلی کی وجہ سے بدنام ساری جماعت ہوگئی۔ اور وہ لوگ جو دین کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار ہیں اِن بھاگنے والے بزدلوں کی وجہ سے اُن کے ذمہ بھی الزام لگ گیا اور اِن لوگوں کی وجہ سے وہ بھی بدنام ہو گئے۔

تمہارا فرض تھا کہ اِس ہفتہ کے اندر اندر ایسے تمام مجرموں کا سراغ لگاتے اور ان کے نام لکھ کر مجھے اطلاع دیتے تا کہ پتہ لگ جاتا کہ جماعت میں سے کون کون بزدل یا منافق ہیں جو وقت آنے پر کچے دھاگے ثابت ہوں گے۔ جن بزدلوں نے ایک چھت کے گرنے کو بم قرار دیا اور جو بم کے گرنے کے خیال سے بھاگ نکلے کیا کوئی جماعت ایسے نالائق آدمیوں پر اعتماد کر سکتی ہے؟ اور کیا اِس قسم کے لوگ ادنیٰ قوموں میں بھی عزت حاصل کر سکتے ہیں؟ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تم نے یہ نظارہ دکھایا اور اِس ہفتہ میں ایک بھی خط مجھے اِس قسم کی اطلاع پر مشتمل نہیں پہنچا کہ فلاں فلاں آدمی ہماری موجودگی میں بھاگے تھے۔ اب تمہیں چاہیئے کہ ان بھاگنے والوں میں سے ایک ایک کا پتہ لگاؤ۔ اور جیسے طاعون کے چُوہوں کو پکڑ پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے اِسی طرح تم اِن بزدلوں کا کھوج لگا کر انہیں پکڑو اور ہمارے سامنے پیش کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم بھی اِس بات کے مستحق ہو گے کہ یہ سیاہی کا داغ ان کے ساتھ ہی تمہارے ماتھوں پر بھی لگا رہے۔ پس مَیں تمہیں پھر موقع دیتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے ایک گرنے والی چھت کو بم قرار دیا اُن کو پکڑو۔ یہ لوگ اُن مظلوم عورتوں کی تکلیف کے بھی ذمہ دار ہیں جن کو مسجد کے منتظمین نے ظالمانہ طور پر ایک ایسی چھت پر بٹھا دیا جو آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے نہیں بنائی گئی تھی۔ بلکہ صرف عارضی طور پر سامان رکھنے کے لئے اور بارش کے ایّام میں پانی کو روکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ ان لوگوں کے بھاگنے کی وجہ سے ان کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ گئی اور وہ

ضرورت سے زیادہ عرصہ تک ملبہ میں دبی پڑی رہیں۔ اس گرنے والی چھت کو جنہوں نے اپنی بیوقوفی اور کمزوری کی وجہ سے بم قرار دیا اور پھر بم سمجھ کر یہ خیال کیا کہ ہمیں یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے اُن میں سے ایک ایک کا نام ہمارے سامنے پیش کرو۔ ان بےوقوفوں کے نزدیک چار ہزار آدمی کو ایک بم فنا کر دیا کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ پھر فرض کرو وہ بم ہی تھا تو سوال یہ ہے کہ بم کتنے آدمیوں کو مار سکتا ہے؟ اور کیا ایک دفعہ گر کر پھٹا ہوا بم دوبارہ پھٹا کرتا ہے؟ جو بم گر چکا تھا اُس سے یہ بزدل کس طرح مر سکتے تھے۔ اُس سے تو جن مکانوں نے گرنا تھا وہ گر گئے اور جن لوگوں نے مرنا تھا وہ مر گئے۔ پھر وہ لوگ اس سے ڈر کر کیوں بھاگے؟ ایسے لوگوں کے متعلق ہی سورہ بقرہ کے شروع میں منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بجلی کڑکتی ہے تو وہ اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیتے ہیں۔1 حالانکہ بجلی اُس وقت کڑکتی ہے جب وہ گر چکی ہوتی ہے۔ اُس سے مرنے والے مر چکے ہوتے ہیں اور گرنے والے مکان گر چکے ہوتے ہیں۔ اُس کی کڑک پیچھے آتی ہے اور وہ گرتی پہلے ہے۔ پس قرآن کریم اُن منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ منافق ایسے جاہل ہیں کہ جب بجلی گر چکی ہوتی ہے تو اُس کے بعد وہ اُس کی کڑک سے ڈر کر اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیتے ہیں۔ اِسی طرح میں ان بھاگنے والوں سے کہتا ہوں۔ ارے نادانو! اگر اُس وقت بم ہی گرا تھا تو جو بم گرنا تھا وہ تو گر چکا تھا۔ اور جنہوں نے زخمی ہونا تھا وہ تو زخمی ہو گئے تھے۔ پھر تم کیوں بھاگ کھڑے ہوئے؟ سوائے اِس کے کہ تم نے اِس ذلیل حرکت سے اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا لیا۔ پس مَیں جماعت کو پھر موقع دیتا ہوں کہ ان بھاگنے والوں کو ایک ایک کر کے پکڑا جائے اور ان کے نام لکھوائے جائیں۔

پھر مَیں افسوس کرتا ہوں منتظمین پر کہ اُنہوں نے بھی فرض شناسی سے کام نہ لیا۔ جہاں ہزاروں آدمی جمع ہوں وہاں ان میں بےوقوف بھی ہوتے ہیں، جاہل بھی ہوتے ہیں، بھگوڑے بھی ہوتے ہیں، بُزدل بھی ہوتے ہیں اور ضروری ہوتا ہے کہ حفاظت کا خیال رکھا جائے۔ مَیں پوچھتا ہوں کہ حفاظتِ قادیان کا محکمہ کس غرض کے لئے ہے؟ کیا بِلّے لگا کر مسجدوں میں آنے کے لئے ہے یا اس غرض کے لئے ہے کہ کوئی کام بھی کرے؟ اُن کا فرض ہے کہ جب کوئی اجتماع ہو تو اُس کے چاروں طرف اپنے والنٹیئرز (VOLUNTEERS) کھڑے کر دیں۔ رات کے وقت پہرہ دینا

اور اجتماعوں کے مواقع پر کناروں پر والنٹیئرز کھڑے کرنا یہی تو کام ہے حفاظتِ قادیان کا۔ اگر وہ قادیان میں رات کے وقت پہرہ نہیں دیتے، اگر وہ جلسوں کے وقت کناروں پر کھڑے ہو کر نگرانی نہیں رکھتے تو انہوں نے کرنا کیا ہے، اور کس وقت انہوں نے کام آنا ہے۔ کیا ہم روس کی حکومت ہیں یا ہم جرمنی کی حکومت ہیں یا فرانس کی حکومت ہیں کہ کوئی غیر قوم ہم پر حملہ کر کے آئے گی اور ہمارے پچاس ساٹھ والنٹیئرز اُس کی فوجوں کا مقابلہ کریں گے؟ دشمن تو اپنے جنون میں ہم پر ایسے الزام لگاتا ہے کہ ہم ایک حکومت قائم کر رہے ہیں۔ مگر کیا ہم بھی ایسے بے وقوف ہیں کہ اِس قسم کا خیال اپنے متعلق کر لیں؟ پس کہاں گئی تھی اُس وقت حفاظتِ قادیان؟ اگر اُس روز وہ مسجد کے چاروں طرف پہرہ پر متعیّن ہوتے تو بھاگنے والوں کو وہیں روک لیتے اور اُن سے کہتے کہ اے بیوقوفو! کہاں بھاگے جا رہے ہو اور اپنی بزدلی اور کمزوری کا ٹیکہ جماعت پر کیوں لگاتے ہو؟ مگر وہ انہیں روکتے تب جب وہ اپنی ڈیوٹی پر کھڑے ہوتے۔ وہ تو وہاں موجود ہی نہ تھے۔ بلکہ آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یا مسجد کے کسی کونے میں شاید صفوں کے اندر بیٹھ کر حفاظت کر رہے تھے۔ یا وہ اُس دن کے امیدوار تھے جب جرمنی یا فرانس کی فوجیں ہندوستان پر حملہ آور ہوں اور وہ مقابلہ کے لئے نکلیں۔ حالانکہ جہاں با قاعدہ حکومتیں قائم ہوتی ہیں وہاں حفاظت کے اَور معنی ہوتے ہیں۔ اور جہاں با قاعدہ حکومتیں قائم نہ ہوں وہاں حفاظت کے اَور معنی ہوتے ہیں۔ پُرامن شہریوں کے لئے حفاظت کے صرف اِتنے معنی ہوتے ہیں کہ جلسوں یا اجتماعوں کے وقت کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہونے پائے۔ یا رات کے وقت پہرہ کھڑا کر دیا جائے تا کہ چور چکار ڈاکو اور فوری طور پر حملہ کرنے والوں سے بچا جائے۔ ورنہ جہاں با قاعدہ گورنمنٹیں موجود ہوں وہاں اصل حفاظت حکومت کیا کرتی ہے۔ ہمارا ملک سرحدی نہیں بلکہ ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں با قاعدہ گورنمنٹ موجود ہے اور گورنمنٹ کے پاس پولیس اور فوج وغیرہ سب کچھ ہے۔ پس ہمارے لئے حفاظت کا مفہوم اَور ہے اور سرحدیوں کے لئے حفاظت کا مفہوم اَور ہے۔ ہماری حفاظت کا سب سے بڑا اور سب سے اہم پہلو صرف اِتنا ہی ہے کہ اجتماعوں کے موقعوں پر کناروں پر والنٹیئرز کھڑے رہیں تا کہ اگر کوئی گڑبڑ ہو تو اُس کو روکیں اور یہ پتہ لگانے کی کوشش کریں کہ شورش کیوں برپا ہوئی ہے۔ اگر حفاظتِ قادیان نے

فِی الواقع اپنے فرض کو پورا کیا ہوتا تو یہ شرمناک واقعہ رونما نہ ہوتا۔ حفاظتِ قادیان کا محکمہ مہینوں سے قائم ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس موقع پر حفاظتِ قادیان کلّی طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے اور اس نے سو میں سے صفر بھی کام نہیں کیا۔ ان لوگوں کا فرض تھا کہ وہ جمعہ یا جلسہ وغیرہ کے مواقع پر اپنے آدمی چاروں طرف کناروں پر کھڑے کر دیتے تاکہ وہ کوئی گڑ بڑ واقع نہ ہونے دیتے۔ ایسی شورش کی حالت میں اگر بچے نیچے آ جاتے یا عورتیں کُچل کر ماری جاتیں تو پھر کیا ہوتا۔ حفاظتِ قادیان کا یہی تو کام تھا کہ وہ لوگوں کو ایسی بھاگڑ 2 سے بچاتے۔ مگر انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے صفر کے برابر بھی کام نہیں کیا۔ یہ واقعہ ایسا شرمناک ہے کہ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اِس واقعہ نے ہمارے نظام کی اندرونی کمزوری کو ننگا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور شاید خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ واقعہ بھی برکت کا موجب ہو۔ کیونکہ اِس واقعہ نے ہمیں وقت سے پہلے ہوشیار کر دیا ہے۔ مگر یہ چیز ہمیں اِس غم سے بچا نہیں سکتی کہ ہماری جماعت کے ایک حصہ نے سخت کمزوری دکھائی ہے۔ اور ایسے وقت میں دکھائی ہے جب ان کی کمزوری اور ذلّت ساری جماعت کے شریکِ حال تھی۔ اگر وہ لوگ اپنے گھروں میں ایسا کرتے یا اپنے محلّہ میں ایسا کرتے تو اَور بات تھی۔ مگر ایسی جگہ پر جہاں چار ہزار آدمی جمع تھا اُن کا اِس قسم کی شرمناک حرکت کرنا ہر احمدی کو بدنام کر رہا ہے۔ اور انہوں نے اِس موقع پر بزدلی کا مظاہرہ کر کے سب کو اپنے ساتھ شامل کر لیا اور اپنی روسیاہی کے ساتھ انہوں نے نہ بھاگنے والوں اور مضبوط ایمان والوں کے ماتھوں پر بھی کلنک کا ٹیکہ لگانے کی کوشش کی۔ اب جب تک بھاگنے والوں کا پتہ نہ لگ جائے کون تمہاری شکل دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم ان بھاگنے والوں میں نہیں تھے۔

پھر یہ ایسا احمقانہ فعل ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ فرض کرو وہ بم ہی ہوتا اور تم بم لگنے سے مر جاتے تو کیا ہوتا۔ کیا تمہارے باپ دادے نہیں مرے؟ یا تم نے نہیں مرنا؟ تم میں سے کون ہے جو کھڑا ہو کر کہہ سکے کہ مَیں نے نہیں مرنا۔ اگر بم کی وجہ سے ہی خدا نے تمہاری موت مقدر کی ہوئی ہے تو دنیا کی کونسی طاقت تمہیں اس موت سے بچا سکتی ہے۔ قرآن کریم منافق لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر وہ قلعوں کے اندر بیٹھے ہوئے ہونگے تو وہاں بھی اُن کو موت آ جائیگی۔ 3 اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ اچانک حادثہ سے انسان ضرور گھبرا جاتا ہے اور یہ

انسانی فطرت ہے کہ ایسے موقع پر کسی قدر گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس وقت مَیں بات کر رہا ہوں اگر کوئی آ کر میرے کان میں ہُو کر دے تو مَیں بھی ایک لحظہ کے لئے گھبرا جاؤنگا۔ مگر گھبرانے کا یہ مطلب تو نہیں کہ انسان بھاگ کھڑا ہو۔ اگر تم ڈر کر گز بھر یا دو گز پرے چلے جاتے اور پھر خود ہی اپنی بے وقوفی پر ہنستے ہوئے واپس آ جاتے تو اَور بات تھی۔ مگر تم میں سے بعض نے تو ڈر کر نماز توڑ دی اور بھاگ کر اپنے گھروں تک جا پہنچے اور تم نے باقی جماعت کو بھی شرمندہ کیا۔ مَیں نے سُنا ہے کہ باہر کے اخباروں میں بھی اِس پر ہنسی اُڑائی جا رہی ہے۔ مَیں اُن اخباروں کو جواب دے سکتا ہوں مگر سوال تو یہ ہے کہ مَیں اپنے نفس کو کیا جواب دوں۔ اخباروں اور دوسرے لوگوں کو چُپ کرا دینا میرے بس کی بات ہے مگر اپنے نفس کو چُپ کرانا میرے بس کی بات نہیں۔ اب فِی الْحال اس کا یہی علاج ہے کہ ان لوگوں کو پکڑاؤ جو اُس دن بھاگ گئے تھے تا کہ نہ بھاگنے والوں کے دامن اِس داغ سے پاک ہو سکیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ انسان تہلکہ کی وجہ سے ضرور گھبرا جاتا ہے۔ مگر مسجد کو چھوڑ کر بھاگ جانا تو نہایت ہی شرمناک بزدلی پر دلالت کرتا ہے۔

پس مَیں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر تم اِس ذلت کے داغ کو دور کرنا چاہتے ہو تو ان بھاگنے والوں میں سے ایک ایک آدمی کی اِس طرح تلاش کرو اور اُنہیں اِس طرح نکالو جیسے طاعون کے چُوہوں کو نکالا جاتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اگر مَیں نے طاعون کے چُوہوں کو اپنے گھر سے نہ نکالا تو میرے بیوی بچے مر جائیں گے۔ پس جس طرح تم اُن چُوہوں کی تلاش کرتے ہو اُسی طرح تم ایسے لوگوں کو تلاش کر کر کے نکالو۔ بلکہ اِس سے بھی زیادہ تعہد سے یہ کام کرو۔ کیونکہ طاعون کا چُوہا صرف انسان کی جان لیتا ہے مگر اِس قسم کے کمزور اور منافق لوگ قوم کی عزت کو برباد کرنے کا موجب ہوتے ہیں اور قوم کی عزت ہزاروں اور لاکھوں جانوں سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

پھر مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ رمضان کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر دعائیں کرو کہ وہ تمہیں اِس قسم کی منافقتوں اور کمزوریوں سے بچائے۔ کیونکہ جو حرکت ان کمزوروں اور بزدلوں سے ہوئی ہے وہ تم سے بھی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی اپنے دل میں اپنے آپ کو ویسا ہی بہادر سمجھتے تھے جیسے تم سمجھتے ہو۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو ایسا ہی مومن سمجھتے تھے جیسے تم سمجھتے ہو۔ بیسیوں

دفعہ انسان اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہے مگر وہ مومن ہوتا نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ابتلا آتا ہے اور اُسکی کمزوری کے پردہ کو چاک کر کے رکھ دیتا ہے اِس وقت دنیا پر نہایت ہی نازک دن آ رہے ہیں۔تم یقین رکھو کہ تم خود کچھ نہیں کر سکتے۔ جو کچھ کر سکتا ہے خدا ہی کر سکتا ہے۔اور خدا تعالیٰ ہی تم کو وہ ایمان بخش سکتا ہے جو پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور چٹانوں سے زیادہ راسخ ہو۔اور خدا تعالیٰ ہی تم کو وہ قوتِ اقدام بخش سکتا ہے جو سمندروں کی لہروں سے بھی زیادہ بلند ہو۔ پس خدا ہی کی طرف توجہ کرو اور اُس سے دعائیں کرو کہ اِس نازک موقع پر تم اسلام کی شرمندگی کا موجب نہ بنو۔ بلکہ تمہارے دلوں میں ایسی طاقت پیدا ہو جائے کہ موت تو کیا چیز ہے بڑے سے بڑے ابتلاء کو بھی تم کھیل سمجھنے لگ جاؤ۔تا کہ اگر ہم نے مرنا ہے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہنستے ہوئے مریں اور اُس کے نام کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مریں۔اور ہماری موتیں اسلام کی آئندہ ترقی کی بنیادیں نہایت مضبوطی سے گاڑ دینے والی اور اُس کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرنے والی ہوں۔''

(الفضل 8/اگست 1947ء)

1: ''يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ'' (البقرۃ:20)

2: **بھاگڑ**: بھاگ دوڑ۔شکست۔بے سروسامانی سے بھاگنا۔

3: اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ (النساء:79)